تصنیف

محمد محفوظ حسین

Email: muhammadmahfoozhussain@gmail.com

قیاس اور اجتہاد ایک ہی چیز ہے

(1)قال الأمام الشافعي (رحمة الله عليه): "هما اسمان لمعنىً واحد"(الرسالة:476/1)

امام شافعی فرماتے ہیں (رحمہ اللہ) : "یہ (اجتہاد اور قیاس) ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

اجتہاد کی دلیل

(2)عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ"

سیدنا عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے اکہرا ثواب ملتا ہے۔"

تخریج: صحیح بخاری:7352، صحیح مسلم:4487، سنن ابن ماجہ:2314، سنن ابوداود:3574، سنن نسائی:5383، سنن ترمذی:1326، مسند احمد:6389

کسی شخص کا ذاتی اجتہاد دوسروں پر حجت نہیں

(۳) عبید بن فیروز (رحمہ اللہ) نے کہا: مجھے قربانی کے لیے وہ جانور بھی برا لگتا ہے جس کے دانت میں نقص ہو، تو سیدنا براء بن عازب (رضی اللہ عنہما) نے کہا: **"جسے تم ناپسند کرو اسے چھوڑ دو، لیکن دوسروں پر اسے حرام نہ کرو۔"**

تخریج: سنن ابوداود: 2802، سنن ترمذی: 1497، سنن نسائی: 4374، سنن ابن ماجہ: 3144 (صحیح)

فرضی مسائل پر فتویٰ دینا جائز نہیں

روایت-ا:

أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَهُ رَمَضَانَانِ ، فَقَالَ : أَكَانَ أَوْ لَمْ يَكُنْ؟ قَالَ : لَمْ يَكُنْ بَعْدُ. قَالَ : اتْرُكْ بَلِيَّتَهُ حَتَّى تَنْزِلَ. قَالَ : فَدَلَّسْنَا لَهُ رَجُلاً فَقَالَ : قَدْ كَانَ. فَقَالَ : يُطْعِمُ عَنِ الأَوَّلِ فِيهِمَا ثَلاَثِينَ مِسْكِيناً ، لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ.

میں (میمون بن مہران) نے سیدنا ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس کے دو رمضان گذر گئے (اور اس نے روزے نہ رکھے ہوں)۔ تو سیدنا ابن عباس (رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے پوچھا: "کیا یہ واقعہ رونما ہو چکا ہے یا نہیں؟" میں نے کہا: "یہ رونما نہیں ہوا ہے۔" تو سیدنا ابن عباس (رضی اللہ عنہ) نے کہا: "تم اس نئی صورت حال کو رہنے دو یہاں تک کہ یہ رونما ہو جائے۔" راوی بیان کرتے ہیں: "پھر ہم نے انہیں ایک فرضی شخص سے ملایا اس نے کہا یہ واقعہ رونما ہو چکا ہے۔" تو سیدنا ابن عباس (رضی اللہ عنہ) نے فتویٰ دیا: "وہ شخص دونوں سالوں میں سے پہلے سال کے بدلے تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے گا یعنی ایک روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔"

تخریج: سنن دارمی: ح.156

تحقیق اس کی سند حسن ہے۔

راویوں کی مختصر تحقیق:

(ا)**ميمون بن مهران الجزري**: ثقہ, حافظ ہے۔

[تهذيب الكمال للمزي:الترجمة:6338، وتاريخ الكبير للبخاري: الترجمة:1455،والجرح والتعديل: الترجمة:1053،وثقات ابن حبان:الترجمة:5486 ،وتذكرة الحفاظ:الترجمة:91، والكاشف:الترجمة:5861، وتاريخ الاسلام:8/5، وتهذيب التهذيب:10/390-392، والتقريب التهذيب:292/2]

(ب)**عمرو بن ميمون بن مهران الجزري**: ثقہ, حافظ ہے۔

[تهذيب الكمال للمزي:الترجمة:4457، وتاريخ الكبير للبخاري: الترجمة:2660،وثقات ابن حبان:الترجمة:9784،والكامل في التاريخ:572/5،والكاشف: الترجمة:4301، وتاريخ الاسلام:110/6،وتهذيب التهذيب:108/8-109،والتقريب التهذيب:80/2]

(پ)**عبدالعزيز بن محمد بن عبيد بن أبي عبيدالدراوردي, أبو محمد المدني**: حسن الحدیث ہے۔

[تهذيب الكمال للمزي:الترجمة:3470،والجرح والتعديل:الترجمة:1833،وثقات ابن حبان:الترجمة:9255،والمغني: الترجمة:3753،وميزان الاعتدال: الترجمة:5125،وتهذيب التهذيب:الترجمة:680]

(ت)**بشر بن الحكم بن حبيب بن مهران العبدي أبوعبدالرحمن النيسابوري**: ثقہ, حافظ ہے۔

[تهذيب الكمال للمزي: الترجمة:685 وتاريخ الصغير للبخاري:ص.233،وثقات ابن حبان:الترجمة:12659،والكاشف:155/1،وتاريخ الاسلام:ص.27،وتهذيب التهذيب:447/1-448]

روایت:(2):

أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُساً عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِى : كَانَ هَذَا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ. قَالَ : آللَّهِ؟ قُلْتُ : آللَّهِ

صلت بن راشد (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس (رحمہ اللہ) سے ایک مسئلہ پوچھا۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: "کیا یہ رونما ہو چکا ہے؟" میں نے جواب دیا: "جی ہاں۔" انہوں نے جواب دیا: "اللہ کی قسم؟" میں نے جواب دیا: "اللہ کی قسم۔"

تخریج: سنن دارمی: ح.155

تحقیق: اس کی سند حسن ہے۔

(1) اسے ابن حجر نے المطالب العالیہ: ح.3030 میں یحییٰ بن آدم سے روایت کیا ہے اور اس کی سند کو حسن قرار دیا۔

(2) اسے بوصیری نے تحاف الخیرۃ: 59/1 میں یحییٰ بن آدم سے روایت کیا ہے اور اس کی سند کو حسن قرار دیا۔

راویوں کی مختصر تحقیق:

(ا) **مسلم بن ابراهيم**: یہ پورے کتب ستہ کے مرکزی راوی ہے۔ ثقہ, حافظ ہے۔

[دیکھئے: تهذيب الكمال للمزي:5916، وتاريخ الكبير للبخاري:1079، وتذكرة الحفاظ:394/1،وتاريخ الاسلام:ص.182،وتهذيب التهذيب:10/121-123،والتقريب التهذيب:244/2، والجرح والتعديل:788، وثقات ابن حبان:157/9وغیرہ]

(ب) **حماد بن زيد بن درهم**: یہ پورے کتب ستہ کے مرکزی راوی ہے۔ ثقہ, حافظ ہے۔

[دیکھئے: تهذيب الكمال للمزي:1481، وتاريخ الكبير للبخاري:100، والجرح والتعديل:617، وتذكرة الحفاظ: 328، وتهذيب التهذيب:9/3-11وغیرہ]

(پ)**الصلت بن راشد:**

1۔ابن حبان نے ان کو اپنی ثقات میں ذکر کیا ہے۔[الثقات لا بن حبان:471/6، ترجمة: 8636]

2۔بوصیری نے ان کی روایت کو **هذا إسناد حسن** کہا ہے۔[تحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة:59/1]

3۔حافظ ابن حجر نے ان کی روایت کو **هذا إسناد حسن** کہا ہے۔[المطالب العاليه للحافظ ابن حجر:3030]

4۔ابن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔[الجرح والتعديل: ترجمة:1917 (صحيح)، وتاريخ الاسلام:427/2]

لہٰذہ صلت بن راشد حسن الحدیث ہے۔

تنبیہ :

اس روایت کی اگلی کڑی معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) سے ہے جس کی سند درج ذیل ہے:

قَالَ(طَاوُساً) : إِنَّ أَصْحَابَنَا أَخْبَرُونَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

اس میں أَصْحَابَنَا (ہمارے اصحاب) مجہول ہے۔ لہٰذہ اس کی سند ضعیف ہے۔

اس روایت کی مرفوع اور موقوف ساری اسانید ضعیف ہے۔والله أعلم